مصائب اور وبائی صورتحال میں دعاء واذکار کی اہمیت

The Importance of Prayers and Recitation While Sufferings & Pandemic

Dr. Ahmad Raza
Dr. Syed Waheed Ahmad

Abstract

Man is the noblest creature in the universe to whom Almighty Allah has provided all the material and spiritual resources to live. However, in this world, man is faced with diseases, difficulties and earthly and heavenly calamities alongside happiness, contentment and comfort. One of these disasters is the Corona Virus, a fatal pandemic of the age. In addition, man suffers from many other diseases too. But, as a Muslim we should never be disappointed as Almighty Allah has always kept the ways of salvation open for man. One of the most important ways of salvation is repentance and supplication to our God. In this article, the importance of prayer (*Du'aa'*) has been explained in the light of Qur'an and Sunnah in a research style.

Key Words: Pandemic, Calamities, Corona, Prayers, Supplication.

خلاصہ

انسان کائنات کی وہ افضل مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے تمام مادی اور روحانی وسائل فراہم فرمائے ہیں۔ تاہم اس دنیا میں انسان کو خوشی، اطمینان اور راحت وسکون کے ہمراہ بیماریوں، مشکلات اور زمینی وآسمانی آفتوں کا بھی سامنا ہے۔ ان آفتوں میں ایک بہت بڑی آفت کورونا وائرس ہے جس نے لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کئی دیگر ایسی امراض میں بھی مبتلا ہے جن سے بمشکل چھٹکارہ نصیب ہوتا ہے۔ ہمیں بحیثیت مسلمان ان حالات میں کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ انسان کے لئے ہمیشہ نجات کی راہیں کھلی رکھی ہیں۔ نجات کا ایک اہم راستہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار اور دعا ومناجات ہے۔ زیر بحث مقالہ میں کرونا جیسے حالات اور بلاؤں کو رفع کرنے کے لئے دعا کی اہمیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔

کلیدی کلمات: وباء، آفات، کورونا، دعاء، اذکار۔

دعا کی اہمیت اور آداب

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ کرم ہے کہ وہ ان کی دعا سنتا ہے۔ اگر وہ نہ سنے تو کسی کی مجال نہیں کہ اسے مجبور کرسکے۔ اس کا احسان عظیم ہے کہ وہ نہ صرف سنتا ہے بلکہ حاجت روائی بھی کرتا ہے۔ دعا مومن کا سرمایہ ہے جو دنیاوآخرت میں کام آتا ہے اور اس کا ذکر قرآن وسنت میں موجود ہے۔ دعا کی قبولیت کے کچھ آداب ہیں جن کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ سطور ذیل میں دعا کے چندآداب ملاحظہ کیجیے:

1. سب سے اہم بات یہ ہے کہ حرام خور کی دعا قبول نہیں ہوتی اور اس بات کی صراحت احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔
2. دعا ممکنات سے ہو مثلاًاگر ایک غریب آدمی جسے امور سیاست کی خبر تک نہ ہو یہ دعا کرنے لگے کہ یااللہ مجھے اس ملک کا بادشاہ بنادے توظاہر ہے کہ ایسی دعا قبول نہ ہوگی۔
3. کوئی ایسی دعانہیں کرنی چاہیے جس کا تعلق قطع رحم یا کسی گناہ کے کام سے ہو۔
4. دعا کی قبولیت کا بھی اللہ کے ہاں ایک مقرر وقت ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں انسان کو نہ جلد بازی کرنی چاہیے اور نہ مایوس ہونا چاہیے کیونکہ بعض دفعہ دعا کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی نازل ہونے والی مصیبت دور کردی جاتی ہے۔
5. جو دعا کی جائے پوری خلوص نیت سے اور تہ دل سے کی جائے۔ بے توجہی سے اور عادتاً دعا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔
6. دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد اپنی حاجت کے لئے دعا کی جائے۔
7. اگر دعا قبول ہوتی نظر نہ آرہی ہو تو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔
8. صرف اللہ سے دعا کرنے اور کرتے رہنے کا حکم ہے۔
9. دعا کی قبولیت بسااوقات اللہ تعالیٰ کی اپنی حکمتوں کے تابع ہوتی ہے۔
10. نامہ اعمال میں دعامانگنے کی نیکی لکھی جائے گی اور اس کا اجر اسے آخرت میں مل جائے گا یااس پر آنے والی کوئی بیماری یا مصیبت اٹھالی جاتی ہے۔
11. بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ مثلاً لیلۃ القدر میں یا سجدہ کے وقت یا جمعہ کے دن اور ان کی تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے۔

12. کچھ حالات بھی ایسے ہوتے ہیں جن میں دعا فوراً قبول ہوتی ہے۔ مثلاً مضطر اور مصیبت کے مارے کی دعا، یا مظلوم کی ظالم کے حق میں بد دعا یا والدین کی اپنی اولاد کے حق میں بد دعا۔ اس لیے کہ عادتاً والدین اپنی اولاد کے ہمیشہ خیر خواہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے حق میں بد دعا اسی وقت کر سکتے ہیں جبکہ اولاد کی طرف سے انہیں کوئی انتہائی دکھ پہنچا ہو۔

13. آفات وبلیّات کے موقع پر، دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، اور اس سے متعلق مسنون اذکار اور دعاؤں کا بھی ورد کرنا چاہیے۔

14. طاعون یا دوسری کوئی وبائی بیماری پھیلنے کے وقت، اس سے حفاظت کے لئے دعاء کرنا جائز ہے۔

دعا کی قرآنی تعلیمات

دعا سے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی بھرپور رہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (186:2) یعنی: "اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں، تو میں قریب ہوں، میں دعاء کرنے والے کی دعاء قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے دعاء کرتا ہے، پس چاہئے کہ وہ (بندے) میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ ہدایت پائیں۔" پیر محمد کرم شاہ الازہری اس آیت کی تفسیر میں راقم ہیں: "کتنی پیاری آیت ہے ہجوم بلا میں، طوفان مصائب میں، اگر اب ہلاکت میں گھرے ہوئے شکستہ دل اور پریشانی انسان کے لئے ان چند لفظوں میں اطمینان وسکون کا کیا روح پرور پیغام ہے۔ آپ غور فرمائیے۔ انیّ قریب کے دو لفظوں میں راحت واطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئ ہے۔ کسی فصل بہار کی نسیم سحر میں، کسی ابر نیساں کے حیات بخش قطروں میں وہ اثر کہاں جو اثر ان دو لفظوں میں ہے۔ دکھ درد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا مالک، میرا خالق مجھ سے الگ تھلگ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم نہ ہو۔ رنج والم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، بالکل قریب، نزدیک ہے، رگ جاں سے بھی زیادہ نزدیک تو اسے کتنا قرار آجاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوت گویائی کو اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں۔ افکار اور اندیشوں کے وہ نازک ولطیف آبگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سب کو وہ جانتا ہے۔ وہ قادر بھی ہے رحمٰن ورحیم بھی، تم دست دعا دراز تو کرو۔ تم دامن طلب

پھیلا کر تو دیکھو۔ تم دل کے ہاتھوں سے اس کے در رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فرما۔ وہ قبول کرے گا تمہاری دعا۔ وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی قسمت۔

لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا۔ اسی طرح سر نیاز اس کے در اقدس پر جھکائے رکھنا۔ اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں۔ جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔ رشد وہدایت پا جاؤ گے کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔ ممکن ہے یہاں پر کسی کو شک گزرے کہ بسا اوقات دعا کرتے کرتے سالہا سال گزر جاتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی۔ اس کی ایک بڑی وجہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص دور دراز کا سفر کرتا ہے، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہے۔ بال اس کے پریشان، جسم اس کا گرد آلود۔ اس کا کھانا لباس سب حرام کمائی سے ہے۔ اس کے پیٹ میں جو غذا ہے وہ بھی حرام ہے، (تو وہ لاکھ پکارے اور دعائیں گے) ایسے حرام خور کی دعا کب قبول ہونے کے لائق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو فرمایا تھا کہ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری ہر دعا قبول ہو تو رزق حلال کھایا کرو۔ دعا کی قبولیت کی ان شرائط کو ہم نے فراموش کر دیا۔ بلکہ ہم نے تو حلال و حرام میں فرق کرنے کی زحمت بھی کبھی گوارا نہیں کی۔ اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو جائے تعجب نہیں بلکہ تعجب و حیرت تو اس کی رحمت بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریادیں سن لیتا ہے۔"[1]

مجبور اور پریشان حال شخص کی دعا سُننے اور اس مشکل سے نکالنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (62:27) یعنی: "بھلا وہ کون ہے جو بے قرار (ولاچار) شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے۔" آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ نسفی لکھتے ہیں: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (یا کون ہے ایسا کہ جب کوئی بے قرار اس کو پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے)۔ اضطرار۔ یہ ضرورت سے افتعال کا باب ہے۔ اضطرار ایسی حالت کو کہتے ہیں جو پناہ کی طرف مجبور کر دے۔ کہا جاتا ہے۔ اضطرہ الی کذا۔ فاعل و مفعول دونوں صیغے مضطر ہیں۔ مضطر۔ اس شخص کو کہتے ہیں جس کو مرض یا فقر یا حوادث زمانہ نے پناہ کی طرف اور گڑگڑانے پر مجبور کر دیا ہو۔ یا گناہ گار جب استغفار کرے یا مظلوم جب پکارے یا وہ آدمی جو اپنے ہاتھ اٹھائے اور اپنے پاس سوائے توحید کے کوئی نیکی نہ پائے اور اس کو اس مصیبت سے خطرہ ہو۔ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ (اور وہ مصیبت کو دور کرتا ہے)۔ السوء سے تکلیف جسمانی یا ظلم مراد ہے۔"[2]

قرآن مجید میں اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنی چاہیے اور وہی دعا سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ (60:40) یعنی: ''اور تمہارے رب نے فرمایاہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعاقبول کروں گا، بیشک جولوگ میری عبادت (دعا) سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں: ''فرمایا گیا ہے کہ میری ہی بندگی کرو کہ اس کی جزاء دوں گا، مجھ ہی سے مانگو کہ تمہارا مانگنا خالی نہ جائے گا۔ بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا۔ نہ مانگنا غرور ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ بندوں کی پکار کو پہنچتا ہے۔ یہ بات تو بیشک برحق ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کیا کرے۔ یعنی جو مانگے وہ ہی چیز دے دے۔ نہیں اس کی اجابت کے بہت سے رنگ ہیں جو احادیث میں بیان کردیے گئے ہیں۔ کوئی چیز دینا اس کی مشیت پر موقوف اور حکمت کے تابع ہے۔ بہر حال بندہ کا کام ہے مانگنا اور یہ مانگنا خود ایک عبادت بلکہ مغز عبادت ہے۔''[3] اس سے معلوم ہوا کہ دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہے اور اس کی برکت سے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ البتہ دعا کی فوری قبولیت اور اس کے اثر کے اظہار کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ مومن کو اس امید کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعا سن رہا ہے۔ جب وہ چاہے گا مصیبت سے راحت عطا کردے گا۔

دعا کی نبوی تعلیمات

دعا کی اہمیت کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث طیبہ سے بھی ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے عام حالات اور غیر معمولی صورت حال میں بھی مختلف دعائیں تلقین فرمائی ہیں۔ سطور ذیل میں چند احادیث اس ضمن میں ملاحظہ کیجیے:

1۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ[4] یعنی: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دعاہی عبادت ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (اور تمہارے رب نے فرمایاہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعاقبول کروں گا)۔''

2۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ، وَلاَ قَطِيعَةُ رَحِمٍ، إِلاَّ أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاَثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ.[5] یعنی: ''نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی دعاء کرتا ہے،

جس میں نہ تو گناہ کی چیز ہوتی ہے، اور نہ قطع رحمی کی، تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطاء فرماتا ہے، یا تو اس کی دعاء کو جلدی قبول فرما لیتا ہے، یا اس کے لئے آخرت میں اس کو ذخیرہ کر دیتا ہے، یا پھر اس سے اس طرح کی برائی کو دور فرما دیتا ہے، لوگوں نے کہا کہ پھر تو ہم کثرت سے دعاء کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس سے بھی زیادہ عطاء فرمانے والا ہے۔"

3۔ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ، أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ۔ أَوْ فَلَاةٍ۔ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ، رَدَّهَا عَلَيْكَ[6] یعنی: "نبی ﷺ نے فرمایا: جب آپ کو کوئی تکلیف پہنچے، پھر آپ اللہ سے دعا کریں تو وہ آپ سے اس تکلیف کو دور فرما دے گا، اور اگر آپ کو قحط سالی پہنچے، پھر آپ اللہ سے دعا کریں، تو وہ آپ کے لئے فصل اُگا دے گا، اور جب آپ کسی جنگل یا بیابان جگہ میں ہوں، اور آپ کی سواری گم ہو جائے، پھر آپ اللہ سے دعا کریں تو وہ آپ کو سواری لوٹا دے گا۔" مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ دل کے یقین کے ساتھ اللہ سے دعاء کرنے سے وہ دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی مختلف صورتیں

احادیث رسول ﷺ میں قبولیتِ دعاء اور عدم قبولیت کی مختلف صورتیں بیان ہوئی ہیں جن کو سمجھنا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کے فرامین پر توجہ بہت ضروری ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ[7] یعنی: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ[8] یعنی: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر میں زیادتی صلہ رحمی کے ذریعے ہی ہوتی ہے، اور دعا قدر و قضاء کو ٹال دیتی ہے۔" نیز آپ ﷺ نے فرمایا: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ[9] یعنی: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دعاء قضا کو ٹلا دیتی ہے، اور عمر میں زیادتی صلہ رحمی کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔" بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک (بیمار) آدمی کی عیادت کی، جو کمزور ہو کر چوزے کی طرح ہوگیا تھا، اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ یعنی: "کیا تم کسی چیز کی دعا کرتے ہو یا کسی چیز کا اللہ سے سوال کرتے ہو؟" اس نے کہا: ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا یعنی: "اے اللہ جو آخرت میں میری سزا ہے، اس کو مجھے دنیا ہی میں دے دیجئے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ کو اس کی طاقت نہیں

ہے (کہ آپ دنیا میں اللہ کی سزا کو برداشت کر سکیں) آپ یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ: اللهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی: " اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرمایئے، اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرمایئے۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایئے۔" پس اس نے اللہ سے (اسی طرح) دعا کی تو اس کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی۔"[10]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ[11] یعنی: " جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی سختیوں اور بے چینی کے وقت دعا قبول فرمائے، تو اسے چاہئے کہ نرمی (یعنی اچھی حالت) میں کثرت سے دعا کیا کرے۔" نیز راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں، جن کے ذریعہ سے اللہ آپ کو نفع پہنچائے گا؟ میں عرض کیا کہ بے شک۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ، يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ، فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَرَادُوا أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.[12] یعنی: "آپ اللہ (کے احکام) کی حفاظت کریں، اللہ آپ کی حفاظت کرے گا، آپ اللہ کو یاد رکھیں، توآپ اللہ کو اپنے سامنے پائیں گے، تم اللہ کو خوشحالی میں یاد رکھو، وہ تمہیں تکلیف کے وقت یاد رکھے گا، جب مانگو اللہ سے مانگو، جب مدد چاہو اللہ سے چاہو، اور جان رکھو کہ اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے اور یاد رکھو! مصائب پر صبر کرنے میں بڑی خیر ہے کیونکہ مدد صبر کے ساتھ ہے، کشادگی تنگی کے ساتھ ہے اور آسانی سختی کے ساتھ ہے۔"

ان احادیث سے دعا کی اہمیت و فضیلت پر روشنی پڑتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول بھی ہوتی ہے اور نہیں بھی۔ البتہ دعا کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے اور جو بہتر ہوگا وہی عطا کریں گے۔

گھروں میں سورۃ البقرۃ یا اس کی دوآخری آیات کی تلاوت کرنا

سورۂبقرہ قرآن مجید کی دوسری اور سب سے طویل سورۃ ہے۔ جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے اس گھر میں شیطان جن داخل نہیں ہوسکتا۔ سورہ بقرہ کی تلاوت اور سماعت جادو کا بہترین علاج ہے۔ جادو گر سورہ بقرہ پر غالب نہیں آسکتا۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے سے گھر میں خیر وبرکت رہتی ہے۔ سورہ بقرہ کی تلاوت ترک کرنے سے گھر خیر وبرکت سے محروم ہوجاتا ہے۔ قیامت کے روز سورہ بقرہ اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی۔ اس سورت کے فضائل میں رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمایا: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ [13] یعنی: " تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اس لیے شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس گھر میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہو۔" نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے: إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ ، فَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ ، فَخَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَلاَ يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبَهَا الشَّيْطَانُ. [14] یعنی: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دوہزار سال قبل کتاب لکھ دی تھی، اور اس میں سے دوآیتیں نازل کرکے ان کے ذریعے سورۃ بقرہ کا اختتام فرما دیا، لہٰذا جس گھر میں تین راتوں تک سورۃ بقرہ کی آخری دوآیتیں پڑھی جائیں گی، شیطان اس گھر کے قریب نہیں آسکے گا۔"

صبح وشام آیۃ الکرسی کی تلاوت

آیت الکرسی ہے قرآن کریم کی عظیم آیت ہے اور اس کی فضیلت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات جلال، اس کی علوشان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی نہایت جامع آیت ہے۔ سیدنا ابی بن کعب بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ کہتے ہیں میں نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوربارہ پوچھا: اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت کون سی ہے؟ "میں نے کہا: اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارااور فرمایا: اللہ کی قسم! تو نے درست کہا اے ابو منذر! تمہیں علم مبارک ہو۔[15]

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تو ایک رات کو ایک آنے والا آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے والی چیزیں بھرنا شروع کردیں۔

میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج، عیال دار اور سخت حاجت مند ہوں۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! اپنے رات کے قیدی کا حال تو سناؤ؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! جب اس نے کہا کہ وہ سخت حاجت مند اور عیال دار ہے تو میں نے رحم کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور پھر آئے گا۔'' اب مجھے یقین ہوگیا کہ وہ واقعی دوبارہ آئے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دے دی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گی، سو میں چوکنا رہا۔ چنانچہ وہ آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) خوراک ڈالنا شروع کر دی۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور مجھ پر اہل وعیال کی ذمہ داری کا بوجھ ہے، اب میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے رحم کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! اپنے قیدی کا حال سناؤ؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے سخت حاجت اور اہل وعیال کی ذمہ داری کے بوجھ کا ذکر کیا تو میں نے ترس کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :''اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔'' میں نے تیسری بار اس کی گھات لگائی تو وہ پھر آیا اور اس نے (اپنے کپڑے میں) کھانے کی اشیاء اڈالنا شروع کر دیں۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا، اب میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ بس یہ تیسری اور آخری دفعہ ہے، تو روزانہ کہتا ہے کہ اب نہیں آئے گا لیکن وعدہ کرنے کے باوجود پھر آجاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں کچھ ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جن سے اللہ تعالی تمہیں نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا کلمات ہیں؟ کہنے لگا جب بستر پر آؤ تو آیت الکرسی (اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم) سے لے کر آخر تک پڑھ لیا کرو۔ ساری رات اللہ کی طرف سے ایک محافظ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریت نہ آسکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :''اپنے رات کی قیدی کا حال سناؤ؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کی رسول ﷺ! اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالی مجھے نفع دے گا تو (یہ سن کر) میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کی، اس نے مجھ سے کہا کہ جب بستر پر آؤ تو اول سے آخر تک مکمل آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اس سے ساری رات اللہ تعالی کی طرف سے ایک محافظ تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

اب صحابہ کرامؓ خیر و بھلائی کے سیکھنے کے حد درجہ شائق تھے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تم سے بات تو سچی کی ہے حالانکہ وہ خود تو جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہؓ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم تین راتیں کس سے باتیں کرتے رہے ہو؟'' میں نے عرض کی، نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا وہ شیطان تھا۔[16] اس حدیث سے آیت الکرسی کی فضیلت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا نام آیت الکرسی ہونے کی تصدیق بھی معلوم ہوئی ہے۔

چند مسنون اذکار اور دعائیں

عظیم الشان تسبیح، جس کو ایک مرتبہ پڑھنے سے بہت زیادہ تسبیح پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، یہ ہے:

سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَیْنَ ذٰلِکَ، وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللهُ أَکْبَرُ مِثْلُ ذٰلِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِکَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِثْلُ ذٰلِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مِثْلُ ذٰلِکَ[17] یعنی: "پاک ہے اللہ اتنی مرتبہ جتنی آسمان میں مخلوق ہے، اور پاک ہے اللہ اتنی مرتبہ جتنی زمین میں مخلوق ہے، اور پاک ہے اللہ اتنی مرتبہ جتنی اس نے اپنی مخلوق پیدا کی، اور اللہ سب سے بڑا ہے اتنی ہی مرتبہ، اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے اتنی ہی مرتبہ، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اتنی ہی مرتبہ، اور نہیں ہے کوئی نقل و حرکت اور قوت اللہ کے بغیر اتنی ہی مرتبہ۔"

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہر قسم کے ضرر سے بچنے کے لئے صبح اور شام تین تین مرتبہ، اس دعاء کا پڑھنا مفید ہے: بِسْمِ اللهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ[18] یعنی: ''اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھی زمین میں اور آسمان میں ضرر نہیں پہنچا سکتی، اور وہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے۔'' جو شخص شام ہونے پر تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے، تو وہ رات بھر زہریلی چیز سے محفوظ رہتا ہے: أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[19] یعنی: ''میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ "کرب" یعنی "رنج و غم اور پریشانی" کے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِیمُ الْحَلِیمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیمِ[20] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے کسی دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیے، تو اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے، اور سو نیکیوں کے برابر

ثواب ملے، اور اس کے سوگناہ معاف ہو جائیں گے، اور وہ اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا، وہ کلمات یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[21]

وباء کے زمانے میں جب کسی جگہ داخل ہو، تو درج ذیل دعا پڑھنے کی برکت سے وہاں کے ہر قسم کے ضرر سے حفاظت رہتی ہے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[22] یعنی: ''میں پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔'' وباء کے زمانے میں درج ذیل دعا پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ، وَالْجُنُونِ، وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ، وَسَيِّءِ الْأَسْقَامِ[23] یعنی: ''اے اللہ! میں آپ کی ذریعے پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں، مغلوبیت سے، اور سستی سے، اور بُرے بڑھاپے سے، اور دل کی سختی، اور غفلت سے، اور ذلت و رسوائی سے، اور میں آپ کے ذریعہ پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں، فقر وفاقہ سے، اور کفر سے، اور شرک سے، اور نفاق سے اور شہرت سے، اور ریاء کاری سے، اور میں آپ کے ذریعہ پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں، گونگے پن سے، اور بہرہ پن سے، اور جنون سے، اور برص سے، اور کوڑھ پن سے، اور امراض کی برائی سے۔''

جسم کے اعضاء کو مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ دعا پڑھنا بھی مفید ہے: اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي حَتَّى تَجْعَلَهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَعَافِنِي فِي دِينِي وَجَسَدِي، وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي حَتَّى تُرِيَنِي فِيهِ ثَأْرِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَخَلَّيْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، وَبِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ[24] یعنی: ''اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت سے فائدہ پہنچایئے یہاں تک کہ ان کو میرا واث بنا دیجئے (یعنی میری زندگی تک باقی رکھئے) اور مجھے میرے دین اور میرے جسم میں عافیت (وسلامتی) عطا فرمایئے۔ اور مجھ پر جو ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرمایئے یہاں تک کہ مجھے اس کے اندر میرا بدلہ دیکھا دیجئے۔ اے اللہ! میں اپنی جان کا آپ پر اسلام لایا، اور میں نے اپنے معاملہ آپ کی طرف سپرد کردیا، اور میں نے اپنی پشت آپ کے حوالہ کر دی، اور میں نے اپنے چہرہ کو تنہا آپ کی طرف کر دیا، آپ کے علاوہ کسی کی طرف ٹھکانہ نہیں، میں آپ کے رسول پر ایمان لایا، جس کو آپ نے بھیجا، اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا، جسے آپ نے نازل فرمایا۔''

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا مروی ہے کہ: اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ[25] یعنی: ''اے اللہ! اپنے غیب کے علم اور مخلوق پر قدرت کی وجہ سے مجھے اس وقت تک زندگی عطا فرمایئے جب تک آپ کے علم میں میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہو، اور جب آپ کے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو، تو مجھے موت عطا فرمایئے، اے اللہ! میں تنہائی میں ہوتے ہوئے اور سب کے سامنے ہوتے ہوئے آپ کی خشیت کاآپ سے سوال کرتا ہوں، اور میں رضامندی میں اور غصّے میں درست بات کہنے کا سوال کرتا ہوں، اور تنگدستی اور مالداری میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور میں آپ سے تقدیر کے (فیصلے کے) بعد رضاء کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ سے موت کے بعد آرام دہ زندگی کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ سے آپ کے چہرے کی زیارت کی لذت کا اورآپ سے ملاقات کے شوق کا نقصان دہ چیزوں اور گمراہ کن فتنوں سے بچتے ہوئے سوال کرتا ہوں؛ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزیّن فرمایئے اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت کنندہ بنایئے۔ اس دعا کو عام حالات میں بھی، اور خاص وباء وغیرہ کے موقع پر بھی پڑھنا چاہیے، جس میں اللہ کے فیصلے پر ایمان لانے کا ذکر ہے۔'' وبائی امراض کے موقع پر یہ دعاء پڑھنا بھی مفید ہے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ[26] یعنی: ''اے اللہ! میں آپ کے ذریعہ سے برص، جنون، کوڑھ پن اور امراض کی برائی سے پناہ (وحفاظت) چاہتا ہوں۔''

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ مصائب ومشکلات اور وباؤں کے مواقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا اور اذکار مسنونہ کرنا قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں منصوص ہے۔ یہ بہت مفید عمل ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ کے مطابق ایسی صورتحال میں قرآنی سورتوں اور دعاؤں کا پڑھنا، حفاظت کا ذریعہ ہے۔ آج پاکستان میں کورونا وائرس کی دوسری لہر جاری ہے اور روزانہ اموات ہورہی ہیں۔ ابھی تک ویکسین بھی نہیں آئی اور کوئی مؤثر علاج بھی دریافت نہیں ہوا۔

صرف احتیاطی تدابیر، توبہ واستغفار اور ذکرالٰہی ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی تلاوت، وظائف اور ادعیہ ماثورہ ہی اس وبا سے نجات کا وسیلہ بن سکتی ہیں۔ اللہ عالم انسانیت کو اس مشکل سے نجات عطا فرمائے اور سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

نتائج وسفارشات

1. کرونا وئرس ایک عالمی وباء ہے جس سے لاکھوں انسان متاثر ہوئے ہیں۔
2. مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر آزمائش میں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔
3. قرآن وسنت میں وبائی و غیر وبائی امراض کے متعلق دعائیں اذکار اور عبادات منقول ہوئی ہیں ان کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔
4. شفاء اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے لیکن علاج واحتیاط سنت ہے،اس لیے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔
5. توبہ واسغفار کی کثرت کرنی چاہیے اور انفرادی واجتماعی طور پر ان اعمال سے پرہیز کرنا چاہیے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب بنتے ہوں۔

*****

حوالہ جات

1۔ پیر محمد کرم شاہ، الازہری، *ضیاءالقرآن*، ج1 (لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز،2010ء)، 166-167۔

2۔ابوالبرکات عبداللہ بن احمد، نسفی، *مدارک التنزیل*، ج2(لاہور، فرید بک سٹال، 2009ء)، 913۔

3۔ شبیر احمد، عثمانی، *تفسیر عثمانی*، ج2(کراچی، دارالاشاعت، کراچی، 1993ء)، 482۔

4۔ابو داؤد سلیمان بن الأشعث، السِّجِسْتانی، *سنن ابی داوٗد*، کتاب تفریع إبواب الوتر، باب الدعاء (بیروت، المکتبۃ العصریۃ، 1432ھ)، حدیث1479۔

5۔احمد بن محمد بن حنبل، الشیبانی، *مسند* (بیروت، عالم الکتب، 1419ھ)، حدیث 11133۔

6۔السِّجِسْتانی، *سنن ابی داوٗد*، کِتَاب اللِّبَاس، باب مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الإِزَار، حدیث 4084۔

7۔ محمد بن عیسی، الترمذی، *سنن ترمذی*، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب منہ (مصر، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی،1395ھ)، حدیث 3373۔

8۔ محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، بَابُ : الْعُقُوبَاتِ (مصر، مکتبۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1395ھ)، حدیث 4022۔

9۔الترمذی، سنن ترمذی، کتاب القدر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلاَّ الدُّعَاء، حدیث 2139۔

10۔القشیری، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح مسلم، كِتَاب الصِّيَامِ، باب جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَّاءِ رَمَضَانَ مَالَمْ يَجِئْ رَمَضَانَ آخَرُ، لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ مَرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّحَيْضٍ وَّنَحْوِ ذَلِكَ (بیروت، دار إحیاء التراث العربی، 1436ھ)، حدیث 2688۔

11۔الترمذی، سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابٌ، حدیث 3382۔

12۔الشیبانی، مسند، حدیث 2803۔

13۔القشیری، الجامع الصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب الصلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد، حدیث 780۔

14۔الشیبانی، مسند، حدیث 18414۔

15۔القشیری، الجامع الصحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی، حدیث 810۔

16۔بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوکالۃ، بَابُ وَكَالَةِ الأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا، حدیث 2319۔

17۔السِّجِستانی، سنن ابی داوٗد، کتاب تفریع إبواب الوتر، باب التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى، حدیث نمبر: 1500۔

18۔الترمذی، سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى حدیث 3388۔

19۔الترمذی، سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً، حدیث 3437۔

20۔بخاری، الجامع الصحیح، كِتَاب الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ، حدیث 6346۔

21۔ایضاً، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ العشا، حدیث 593۔

22۔ایضاً، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ، حدیث 2708۔

23۔ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1408ھ)، حدیث 1023۔

24۔محمد بن عبد اللہ، الحاکم، المستدرک علی الصحیحین (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1411ھ)، حدیث 1933۔

25۔احمد بن شعیب، النسائی، سنن نسائی، کتاب السھو، بَابُ: نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ (حلب، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، 1406ھ)، حدیث 1305۔

26۔السِّجِستانی، سنن ابی داوٗد، کتاب تفریع إبواب الوتر، باب فِی الِاسْتِعَاذَةِ، حدیث 1554۔

Bibliography

Al-azhari, Pir Muhammad Karam Shah. *Zia al-Qura'an*. Lahore: Zia Al-Qura'an Publications, 2010.

Al-Bukhari, Muhammad b. Isma'eel. *Sahih Bhkhari*. Beirut: Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi, nd.

Al-Hakim, Muhammad b. Abdullah. *Al-Mustadrak*. Beirut: Dar Al-Kutub Al-Ilmia, 1411AH.

Al-Nasa'I, Ahmad b. Shua'eb. *Sunan Nasa'i. Halab*: Maktab Al-Islamia, 1406AH..

Al-Qushairi, Muslim b. Hajjaj. *Sahih Muslim*. Beirut: Dar Ihya Al-Turath Al-Arabi, 1436AH.

Al-Shebani, Ahmad b. Hanbal. *Musnad*. Beirut: Aalam Al-Kutub, 1419AH.

Al-Tirmizi, Muhammad b. Essa. *Sunan Tirmizi*. Egypt: Maktaba Mustafa Al-Babi, 1395AD.

Ibn Habban, Muhammad. *Sahih Ibn Habban*. Beirut: mu'assa Al-Risala1408AH.

Ibn-e-Maja, Muhammad. *Sunan Ibn-e-Maja*. Egypt: Maktaba Mustafa Al-Babi, 1395AD.

Nasafi, Abdullah B. Ahmad. Madarik *Al-Tanzil*. Lahore: Fareed Book stal,2009.

Sajistani, Abu Dawood Suleman b. Asha'ath. *Sunan Abi Dawood*.: Al-Matba Al-Asariya, 1479AH.

Uthmani, Shabbir Ahmad. *Tafseer Uthmani*. Karachi: Dar Al-Isha'at,1993.